ہیرے جواہرات کی خرید وفروخت

اٹھائیسواں فقہی سمینار منعقدہ: ۸ تا ۱۰ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ مطابق ۱۷ تا ۱۹ نومبر ۲۰۱۸ء، جامعہ اسلامیہ دارالعلوم محمدیہ، راجستھان

۱- بروکر (Broker) امین ہوتا ہے؛ لہٰذا اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ بائع یا مشتری کو دھوکہ دیتے ہوئے کوئی رقم اپنی مقررہ فیس کے علاوہ رکھ لے۔

۲- بروکر جس کے لیے کام کر رہا ہے، اسے بتلانے کے بعد خود اپنے لیے خرید سکتا ہے؛ البتہ فروخت کرتے وقت خریدار کے سامنے اپنی حیثیت کو بھی واضح کر دینا ضروری ہے۔

۳- بروکر کے لیے فرضی خریدار تیار کر کے بائع سے کم قیمت میں لے کر حقیقی خریدار کو زیادہ قیمت میں بیچنا جائز نہیں ہے۔

۴- جس مارکیٹ میں جائز و ناجائز دونوں طرح کے مال فروخت ہوتے ہوں، اس مارکیٹ سے مال خریدنا جائز ہے جب تک کہ یقینی طور پر یہ نہ معلوم ہو کہ وہ چوری کا ہے۔

۵- خریدار کو اگر فروخت کرنے والے کی بات پر اعتماد ہو کہ وہ چوری کا مال نہیں ہے تو اس سے مال خریدنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں ہے۔

۶- ادھار خرید کر مبیع پر قبضہ کرنے کے بعد نفع کے ساتھ بیچنا جائز ہے۔

۷- خرید وفروخت کا معاملہ مکمل کرنے سے پہلے دوسرے کے ہاتھ بیچنا جائز نہیں ہے؛ البتہ وعدۂ بیع کر سکتا ہے۔

۸- بروکر یا کسی شخص کا واجب الاداء رقم کی پرچی کو کم قیمت میں خریدنا جائز نہیں ہے۔

۹- سامان کی قیمت ادا کرنے کے لیے عام حالات میں سودی قرض لینا یا دوسرے کے قرض کی ادائیگی کے لیے سودی قرض لینا جائز نہیں ہے۔

۱۰- سامان خریدنے کے بعد بائع کی رضامندی سے قیمت کم کرانا خریدار کے لئے جائز ہے، لیکن جھوٹ بول کر اور فریب دے کر ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

۱۱- جو سامان نقص وعیب سے خالی ہو، ایسے سامان کے اندر خریدتے وقت عیب ونقص نکال کر کم پیسے میں خریدنا اخلاقی وشرعی اعتبار سے درست نہیں ہے۔ اسی طرح کسی چیز میں جو خوبیاں نہیں ہیں، وہ خوبیاں بیان کر کے زیادہ قیمت میں فروخت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

۱۲- مال تیار کرانے والا اگر سستے مال کا مطالبہ کرے اور اس کی تیاری میں ملاوٹ کی ضرورت پڑے تو تاجروں کے عرف میں جس قدر ملاوٹ معلوم ومشہور ہو اتنی ہی مقدار ملاوٹ کرنے کی گنجائش ہے؛ البتہ زائد ملاوٹ کی صورت میں اس سے آگاہ کرنا ضروری ہے۔

۱۳- شریعت اسلامی میں نفع کا کوئی تناسب متعین نہیں ہے، باہمی رضامندی سے جو بھی قیمت طے ہو جائے وہ درست ہے؛ البتہ مارکیٹ کی رائج قیمت سے زائد لینا تقاضۂ مروت اور اسلامی اخلاق کے خلاف ہے۔

۱۴- بیع وشراء کے وقت ہی ڈسکاؤنٹ متعین ہوجائے یا اس کا عرف ورواج ہو تو خریدار کو شرط اور عرف کے مطابق ڈسکاؤنٹ کے مطالبہ کا حق ہے۔ اگر اس کا عرف نہ ہو اور نہ ہی عقد کے وقت ایسی شرط لگائی گئی ہو تو خریدار ڈسکاؤنٹ کا مطالبہ نہیں کرسکتا؛ البتہ فروخت کرنے والا خود ڈسکاؤنٹ کردے تو حرج نہیں ہے۔

۱۵- جو سامان بنوایا گیا ہو، اگر اس کے طے شدہ معیار میں کمی رہ جاتی ہے اور سامان بنوانے والا وہ سامان حاصل کرلیتا ہے تو مقدارِ اجرت میں تاجروں کا عرف ملحوظ ہوگا۔

۱۶- کسی مصلحت کے تحت سامان کی قیمت کم لکھنے میں حرج نہیں، بشرطیکہ عاقدین اس لکھی ہوئی قیمت کی مراد کو اچھی طرح سمجھتے ہوں۔

۱۷- زیور بناتے وقت جو کارآمد ذرات کاریگر کے پاس رہ جاتے ہیں، اصلاً وہ بنوانے والے کے ہیں، لیکن اگر کسی علاقہ میں اس کو کاریگر کی اجرت یا اجرت کا جز سمجھا جاتا ہو تو کاریگر کے لئے اس کو رکھنا جائز ہے۔

۱۸- قیمتی پتھروں کو پرونے والے دھاگے اگرچہ کم وزن کے ہوں لیکن باہمی رضامندی سے ان کو زیادہ وزن کے درجہ میں رکھ کر قیمت طے کرلی جائے تو یہ درست ہے۔

۱۹- دباؤ بنا کر حقیقی وزن سے کم لکھوانا شرعاً جائز نہیں ہے؛ البتہ اگر تاجروں کے عرف میں کچھ مقدار کی قیمت نہ لگائی جاتی ہو تو اس کے بقدر قیمت کم کرکے لکھنے کی گنجائش ہے۔

۲۰- تاجر کے لیے غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے مقررہ قیمت سے کم ادا کرنا شرعاً ناجائز ہے، اور اس پر لازم ہے کہ پوری قیمت ادا کرے، خواہ پرچی پر کسی مصلحت سے کم قیمت لکھی گئی ہو۔

۲۱- نقد وادھار کی بنیاد پر قیمت کی کمی وبیشی شرعاً جائز ہے، بشرطیکہ عاقدین بوقت عقد ایک ثمن پر متفق ہوجائیں۔

۲۲- دین مؤجل اگر جلد ادا کردیا جائے تو اس کا کچھ حصہ چھوڑنا اس وقت جائز ہوگا جبکہ یہ چھوڑنا تعجیل کے عوض کے طور پر مشروط نہ ہو؛ بلکہ تبرعاً ہو۔

۲۳- گھٹیا ڈائمنڈ کو اعلیٰ ڈائمنڈ بتاکر بیچنا جائز نہیں ہے، اور اگر بیچ دیا گیا تو جب تک وہ ڈائمنڈ خریدار کی ملکیت میں بعینہ موجود ہو تو اس وقت تک قیمت کم کرانے کا اختیار نہیں؛ البتہ معاملہ کو ختم کرکے اپنا پیسہ واپس لینے یا ازسرنو معاملہ کرنے کا اختیار ہوگا، نیز اگر اس ڈائمنڈ میں کوئی ایسی شکل پیدا ہوجائے کہ واپس کرنا ممکن نہ ہو تو بقدر نقصان قیمت کم کرانے کا اختیار ہوگا۔

۲۴- حقیقی ڈائمنڈ کی جگہ کیمیکل کے ذریعہ بنایا گیا ڈائمنڈ (C-VD) دے دے تو سامان کو واپس کرکے خریدار کو پورا ثمن واپس لینے کا اختیار ہے۔

۲۵- کوئی سامان خرید کر کسی دوسرے کو اس کا کچھ حصہ کسی بھی متعین قیمت پر فروخت کرکے اس کو شریک کرلینا جائز ہے۔

۲۶- خریدنے سے پہلے کسی سے شرکت کا معاملہ کرنا جائز نہیں ہے؛ البتہ شرکت کا وعدہ کرسکتا ہے۔

☆☆☆